ثمرات

از جناب نہالؔ سیوہاری

جنونِ عشق کی کوئی ادا مانی نہیں جاتی
اُلٹ جاتی ہے جب دنیا تو پہچانی نہیں جاتی

کنارِ برگ تک ہوگا تلاطم بحرِ ہستی کا
سکوں حاصل نہ ہو جب تک پریشانی نہیں جاتی

اُٹھا ہوں ہم نوائے صور بن کر دیکھنا یہ ہے
کہاں تک ابنِ آدم سے تن آسانی نہیں جاتی

وہاں سونپی گئی ہے خدمتِ عرضِ وفا مجھ کو
جہاں اہلِ وفا کی بات ہی مانی نہیں جاتی

سمجھ لے یہ بھی اے پایانِ ہستی سوچنے والے
نظر پایانِ ہستی تک بآسانی نہیں جاتی

ہوائے عشق پُر آشوب تھی روزِ ازل کیسی
ابھی تک دل سے انساں کے پریشانی نہیں جاتی

معاذ اللہ ہے ہنگامۂ غم کس قدر دنیا
کہ آوازِ شکستِ دل بھی پہچانی نہیں جاتی

ہمیں بھی تلخیِ کام و دہن سے ساز آتا ہے
نہ جائے زہرِ غم کی گر فراوانی نہیں جاتی

کبھی تھا یہ تری جلووں کی منزل گاہ لیکن اب
اسی دل کیا کہیں ہم جس کی ویرانی نہیں جاتی

فضائے عالمِ بیرنگ کیا خوش آ گئی مجھ کو
وہاں پہنچا جہاں جلووں کی طغیانی نہیں جاتی

مےِ باقی کا کوئی جام اے پیرِ مغاں مجھ کو
مری نظروں سے سیرِ عالمِ فانی نہیں جاتی

دکھا کر اُس نے جلوہ آئینے کو کر دیا حیراں
ازل کا ذکر ہے اب تک وہ حیرانی نہیں جاتی

نہالؔ اُمڈی گھٹائیں دیکھ کر میں پی ہی لیتا ہوں
شکستِ توبہ ہو جس سے وہ نادانی نہیں جاتی